

335

آیات نمبر 21 تا 34 میں کفار کے اعتراضات کا جواب۔ جو لوگ روز قیامت اللہ کے حضور پیش ہونے کا یقین نہیں رکھتے انہیں برے انجام کی تنبیہ۔ اس دن کفار حسرت سے اپنے برے اعمال کو یاد کریں گے اور اپنے ساتھیوں کو برا بھلا کہیں گے۔ قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل کرنے کی حکمت۔

وَ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةُ اَوۡ نَرٰى رَبَّنَا ؕ اور وہ لوگ جو آخرت میں ہمارے روبرو پیش ہونے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ فرشتے ہمارے پاس کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو دیکھ کیوں نہیں لیتے

لَقَدِ اسۡتَكۡبَرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ وَ عَتَوۡ عُتُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۲۱﴾ یہ لوگ اپنے دل میں خود کو بہت بڑا سمجھتے ہیں اور سرکشی میں حد سے بہت آگے نکل گئے ہیں

يَوۡمَ يَرَوۡنَ الۡمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشۡرٰى يَوۡمَئِذٍ لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ وَ يَقُوۡلُوۡنَ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۲۲﴾ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن گنہگاروں کے لئے کوئی خوشی کی بات نہ ہو گی بلکہ اس دن تو وہ کہیں گے کہ کاش! ہمارے اور ان فرشتوں کے درمیان کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی جائے

وَ قَدِمۡنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ فَجَعَلۡنٰهُ هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ﴿۲۳﴾ اور ہم ان مجرموں کے کئے ہوئے اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے اور انہیں اڑتے ہوئے غبار کی مانند بنا دیں گے اعمال کی قبولیت کے لئے ایمان بنیادی شرط ہے۔ قیامت کے دن کفار کے اچھے اعمال بھی قبول نہ ہوں گے، تمام اعمال غبار میں تبدیل ہو جائیں گے اور بے وزن ثابت ہوں گے

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ يَوۡمَئِذٍ خَيۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا وَّ اَحۡسَنُ مَقِيۡلًا ﴿۲۴﴾ اور اس دن اہل جنت کی قیام گاہ بھی بہت بہتر

ہو گی اور آرام گاہ بھی بہت اچھی ہو گی وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے بکثرت زمین پر اتارے جائیں گے اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ اس دن حقیقی بادشاہی صرف رحمٰن ہی کی ہو گی اور وہ دن ان کافروں پر بڑا سخت ہو گا وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ اس دن ہر ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبائے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں نے بھی رسول ﷺ کے ساتھ صحیح راہ اختیار کی ہوتی يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ ہائے افسوس! کیا اچھا ہوتا کہ میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ اس دوست نے مجھے اس وقت گمراہ کیا جب نصیحت میرے پاس آ چکی تھی اور شیطان کی تو عادت ہی یہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ اور اس دن رسول ﷺ کہیں گے کہ اے میرے رب! میری اس قوم نے قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! جس طرح یہ کافر آپ کے دشمن ہیں اسی طرح ہم پہلے بھی گناہگار لوگوں میں سے ہر نبی کے دشمن بناتے رہے ہیں وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ اور آپ کے

لیے آپ کا رب ہی رہنمائی اور مدد کے لئے کافی ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ اور کافر کہتے ہیں کہ اس رسول پر پورا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہ نازل کر دیا گیا كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ یہ اس طرح آہستہ آہستہ اس لئے نازل کیا گیا تا کہ اس قرآن کے ذریعے ہم آپ کے دل کو قوی رکھیں، اس لئے ہم نے اسے ایک ترتیب سے ٹھہر ٹھہر کر ہی نازل کیا ہے وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ ؕ اور اس میں یہ مصلحت بھی ہے کہ جب کبھی وہ آپ کے سامنے کوئی عجیب اور انوکھا سوال پیش کرتے ہیں تو ہم مکمل وضاحت کے ساتھ اس کا ٹھیک جواب دے دیتے ہیں اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع یہ وہ لوگ ہیں جنہیں قیامت کے دن منہ کے بل جہنم کی طرف گھسیٹ کر لایا جائے گا، ان کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے اور یہی سب سے زیادہ گمراہ ہیں رکوع[۳]